Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies(MJIS)
ISSN: 3007-3812 (Print) | 3007-3820 (Online)
(January-June) 2023, 1:1(20-39)

محی الدین جرنل آف اسلامک اسٹڈیز
(جنوری – جون ۲۰۲۳ء)۱:۱

سیرت طیبہ کی روشنی میں تجارتی آداب واخلاق کا تجزیاتی مطالعہ

A Study of Trading Etiquettes and Ethics in the Light of Sīrat-i Ṭayyībah

Muhammad Nasir[a] & Hafiz Muhammad Irfan Chishti[b]
a Ph.D. Scholar, Hadith and Ulum ul Hadith, International Islamic University, Islamabad.
b Islamic Center North Carolina, Minister of Religion, USA.
Corresponding email address; nk1710414@gmail.com

How to cite: Muhammad Nasir & Hafiz Muhammad Irfan Chishti, " A Study of Trading Etiquettes and Ethics in the Light of Sīrat-i Ṭayyībah," *Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies* 1, no. 1 (2023): 20-39.

ABSTRACT
This study aims to visit an intersection of trading etiquette and the principles elucidated in the light of *Sīrat-i Ṭayyībah*, which encapsulates the life and teachings of Prophet Muhammad (PBUH). The research critically examines the ethical dimensions of business conduct of a trader as outlined in *Sīrat-i Ṭayyībah*. By studying the Prophetic teaching concerning various business transactions, the study aims to analyses timeless principles that can guide contemporary entrepreneurs and professionals. It explores the emphasis placed on honesty, transparency, and fairness in Prophet Muhammad's commercial engagements, providing a framework for ethical business behavior. Additionally, the research delves into the relevance and applicability of these principles in the modern business landscape, considering the evolving dynamics of commerce. The work highlights various aspects of a link between traditional Islamic teachings and contemporary commercial practices, promoting a business environment grounded in ethical values and societal welfare. It also shows that the Prophet's emphasis on transparent transactions, equitable dealings, and ethical considerations. It may be a resource for scholars, business leaders, and policymakers seeking to integrate the rich ethical traditions of *Sīrat-i Ṭayyībah* into contemporary commercial practices. Keeping in view the negative aspects due shortfall of trade's ethics a emphasized in a roadmap should be followed.

Keyword: *Islam, Sīrah, values, Society, Business Ethics, Application.*

Maximum number of authors of a paper shouldn't be more than two and contribution of second author (if any) should be mentioned below:-
2nd author shown mutual agreement and thought harmony concerning the findings and views of principle author

C
All Contents of this publication is copyrighted and property of *Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies*, and restricted to commercial use. It allows Research uses only, provided that original author(s) and sources should be credited with a proper academic referencing.

تمہید

اللہ تعالی نے مخلوق میں سے انسانوں کے درمیان ربط و تعلق قائم رکھنے کے لیے اشیاء کے لین دین کے معاملات کو خرید و فروخت بیع و شراء کی صورت میں جاری و ساری کیا ہے، تاکہ ضروریات انسانی کو پورا کرنے کے لیے آپس میں لین دین اور تجارت کی جائے ۔ اور تجارت کے لیے عمدہ طریقوں کو بیان کیا ہے ۔ جس پر قرآن پاک، احادیث مبارکہ اور سیرت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم شاہد ہے ۔ دین اسلام کی اس عظیم و انمول کتاب قرآن پاک نے تجارت کو حلال اور سود کے کاروبار کو حرام قرار دیا ہے، اسلام صرف تجارت کی ترغیب نہیں دیتا، بلکہ اچھی و پاکیزہ تجارت کی جانب راغب کرتا ہے۔ کیونکہ پاکیزہ تجارت سے حاصل ہونے والے مال و متاع کو ہر ادمی اپنے رزق میں استعمال کرتا ہے، اس سے انسانوں کی پرورش، نشو و نما، اور بڑھوتری ہوتی ہے ۔ منشاء باری تعالی یہی ہے کہ انسان صاف وستھرا رزق کھائے اور میری بارگاہ میں سربسجود ہو۔ سید عالم علیہ الصلاۃ والسلام کی سیرت طیبہ نے پاکیزہ رزق کھانے کی رغبت دی ہے۔

اس لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تجارتی معاملات کے لیے آداب واخلاق ذکر کیے ہیں۔ ان آداب پر عمل کرنا شرعی طور پر کامیابی کی ضمانت ہے۔ جو تاجر ان پر عمل کرے گا، وہ کامیاب ہو گا۔ یہ آداب صرف مسلم دنیا کے لیے نہیں ہیں، بلکہ ہر انسان کامیاب ہو سکتا ہے، صرف عمل کرنا ضروری ہے۔ "آداب تجارت" میں فلاح ہی فلاح ہے، جناب سید عالم علیہ الصلاۃ والسلام کی زبان نبوت خواہشات کی تابع نہیں اس میں وحی باری تعالی کا عنصر پایا جاتا ہے ۔ یہ "آداب تجارت" فطری ہیں، ان پر عمل انسانوں کے لیے نہایت آسان ہیں ۔

بحث کا اسلوب

اس تحقیقی مقالہ میں استقرائی اسلوب کے ذریعہ دین اسلام کے تجارتی آداب کا ذکر کیا جائے گا۔ اور اسلامی معاشی نظام میں تجارت کے جو آداب واخلاق ہیں، ان کو سیرت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے جاننے کی سعی کی جائے گی، اور اسلام کے تجارتی آداب کے امتیازات و خصوصیات کو ذکر کیا جائے گا۔

بنیادی سوال: کیا سیرت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں تجارتی آداب ذکر ہیں یا نہیں؟

سابقہ تحقیقات:

اس سوال کا جواب جاننے کے لیے پہلے اس عنوان پر مختلف آرٹیکل، مقالات پر ایک نظر ڈالتے ہیں، تاکہ سوال کا جواب بے غبار ہو جاے اور تجارتی آداب کی مکمل تفصیل سامنے آجائے۔ اس عنوان پر عربی زبان میں سب

سے زیادہ کام ہوا ہے، انگریزی میں بعض سکالرز نے مختلف مذاہب کے مالی معاملات کا اسلام سے موازنہ کرتے ہوئے بعض "آداب تجارت" بھی ذکر کیے ہیں لیکن وہ ہماری قومی زبان میں نہیں کہ ان سے مکمل استفادہ ہو سکے۔ اردو زبان میں کام موجود ہے، لیکن ان میں سے کچھ مقالات، آرٹیکل، مضمون، صرف تجارت، تجارت کی اہمیت تجارت کے اصول و قواعد اور تجارت کے آلات پر مشتمل ہیں، ہمارے عنوان کے متعلق منتشر مواد موجود ہے، یکجا اور مرتب شدہ مواد موجود نہیں ہے اور نہ ہی مذکورہ بالا عنوان پر کوئی مقالہ، آرٹیکل، اور مضمون تلاش کے بعد ملا ہے۔

اردو زبان میں مندرجہ ذیل کتب، آرٹیکل، اور مقالات نظر سے گزرے ہیں۔

1-رسول اللہ ﷺ کی تجارتی زندگی[1]۔

2-تجارت کا جائز طریقہ[2]۔

3-تجارت کے شرعی اصول[3]۔

4-کسب معاش اسلامی اصول وآداب[4]۔

5-تجارت کے چند اہم اسلامی اصول[5]۔

ان مقالات میں بعض تجارتی اصول و قواعد، اہمیت و فضائل اور اداب واخلاق کا مواد دلیل اور بغیر دلیل کے منتشر صورت میں پایا جاتا ہے، یہ مقالات سیرت رسول اللہ ﷺ سے مکمل طور پر منسلک نہیں ہیں، بلکہ جزوی طور پر سیرت طیبہ کا ٹچ دیا گیا ہے، جبکہ اس مختصر مقالہ میں تجارتی اداب واخلاق کو سیرت رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور تقریر سے مزین کیا گیا ہے، اور مصادر اصلیہ سے تجارتی اداب واخلاق کو لانے کی زیادہ کوشش کی گئی، تاکہ دونوں میں ربط و تعلق ابتداء سے انتہاء تک باقی رہے، نیز اس مختصر مقالہ میں تجارت کے اداب واخلاق میں ایجابی وسلبی تقسیم بھی کر دی گئی ہے، کیونکہ ہر دونوں کی اہمیت وقدر نمایاں ہے۔

1۔ حافظ محمد ہاشم مصباحی، رسول اللہ ﷺ کی تجارتی زندگی۔ جمشید پور، www.urdunews.com ۔

2 ۔ الشاہ احمد رضا خان، تجارت کا جائز طریقہ، رضا اکیڈمی کامبیکا سٹریٹ بمبئی انڈیا۔

3۔ ڈاکٹر مفتی محمد کریم خان، تجارت کے شرعی اصول روزنامہ دنیا 25 نومبر 2022ء۔

4۔ حافظ محمد آصف عرفان قادری، کسب معاش اسلامی اصول وآداب ماہنامہ عرفان انوار 16 دسمبر 2023ء۔

5 ۔ ڈاکٹر واسع ظفر تجارت کے چند اہم اسلامی اصول۔ ماہنامہ لازوال 15 اپریل 2019ء۔

سیرت طیبہ

سیرت رسول کی تعریف

ڈاکٹر علی جمعہ لکھتے ہیں!

((ما کا ن علیه النبي ﷺ من الاقوال والافعال والتقریرات حقیقة او حکما والصفات الخلقیة والحلقیة حتی الحرکات والسکنات یقظة او مناما))[6]

(جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کیا، اور دیکھا، حقیقتاً، حکماً ہو، اور آپ ﷺ کی صفات عالیہ اور اخلاقی قدریں یہاں تک کہ آپ ﷺ کی حرکت و سکوں بیداری یا سونے کی حالت میں بھی سیرت طیبہ ہی ہے)

اس تعریف میں آپ ﷺ کی زندگی مبارک کو اس لیے "أسوة حسنة" سے تعبیر فرمایا ہے، کہ آپ ﷺ نے زندگی کے تمام شعبہ جات کے لیے اصول و قواعد ذکر کیے ہیں، وہاں پر آپ ﷺ نے معاملات کے لیے بہترین آداب واخلاق بھی عطا فرمائے ہیں۔ ان پر تمام صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تجارتی امور میں عمل کرتے رہے ، ان کی تجارت، بیع و شراء معاملات ان تمام اصول و قواعد سے مزین تھے، جن کو آپ ﷺ نے اپنی سیرت طیبہ ﷺ میں بیان کیا ہے ۔ یہ وہ "تجارتی آداب واخلاق" ہیں جن کو تمام عرب کی منڈیوں، بازاروں، مارکیٹ میں آپ ﷺ نے لاگو فرمایا تھا، تجار صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان پر سختی سے عمل کرتے کراتے تھے۔

تجارت کے فضائل

تجارت کسی بھی ملک کے باشندوں کے لیے نہایت ضروری عمل ہے، اس سے اشیاء کا تبادلہ ہوتا ہے، انسانی ضروریات وحاجات میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اشیاء کی خرید وفروخت کی جاتی ہے۔ زر مبادلہ کمایا جاتا ہے، اور اس کو مزید وسعت دیکر معاشرہ میں لوگوں کے لیے سہولیات پیدا کی جاتی ہیں، روزمرہ کی اشیاء کو ان کے قریب بازار، مارکیٹ اور دوکانوں پر لایا جاتا ہے، تاکہ ہر کوئی آسانی سے خرید وفروخت کر سکے۔ دین اسلام میں تجارت کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے، قرآن پاک احادیث مبارکہ اور سیرت طیبہ ﷺ میں اسکا ذکر ملتا ہے ۔ قرآن مجید میں تجارت کا ذکر یوں ہوا ہے۔

---

6 ۔ موسوعه الدکتور علی جمعه، معنی السیرة النبویة وإهمیتها، www.draligomaa.com

﴿لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ﴾ [7]۔

(ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھاؤ سوائے تجارت کے سودا کے (جو خرید وفروخت) رضامندی سے ہو)

مذکورہ آیت کی تفسیر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما یوں فرماتے ہیں۔

((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم:التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ الْمُسْلِمُ مَعَ النبي وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))[8]

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، سچا مسلمان ایماندار تاجر قیامت کے دن انبیاء (علیہم السلام)، اور صدیقین (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ ہوگا۔)

سچے اور ایماندار تاجر دنیا وآخرت میں کامیاب ہیں، کیونکہ ان کی تجارت کا محور سیرت طیبہ ﷺ میں بتائے ہوئے آداب واخلاق کے مطابق تھی۔

قرآن پاک میں لفظ "تجارۃ" چھ /6، اور لفظ "بیع" تین /3 مرتبہ آیا ہے۔

آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس کی تشریح میں تجارت کے تمام آداب واخلاق کو ذکر کیا ہے، تجارت کے ساتھ ساتھ تاجر، بائع و مشتری کے لیے عمدہ اصول اور ان کے حقوق کو بیان فرمایا ہے، کتب صحاح ستہ اور کتب سیرت طیبہ اس سے بھری پڑی ہیں۔ مثلا آپ ﷺ نے بارہ /12 سال کی عمر مبارک میں ملک شام کا اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ سفر کیا ہے، اس میں قریش کے تجارت کے قافلے بھی موجود تھے، چچا ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتے تھے، لیکن آپ ﷺ کے شوق کی وجہ سے لے گیے، عراق کے شہر بُصریٰ میں ایک نصرانی یا بقول بعض کے یہودی نسطورا راہب، اور بعض نے بحیرا راہب کا نام ذکر کیا ہے، بحیرا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پر نور چہرہ پر علاماتِ نبوت دیکھیں اور آپ کو آنے والے نبی کی پیشین گوئی کا مصداق پایا، اور ملک شام جانے سے منع کر دیا۔ چنانچہ حضرت ابو طالب نے آپ کو فی الفور مکہ واپس بھیج دیا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ عرب کے تاجر اس زمانہ میں پورٹ ایکسپورٹ کے

7۔ القران 29:4۔

8۔ أبو عبد الله محمد بن أحمد القرطبي، الجامع لأحكام القرآن (القاهرة :د ار الكتب المصرية ١٣٨٤ هـ / ١٩٦٤ م)،156:5۔

بہت ماہر تھے، اپنی اشیاء کو دوسرے ممالک میں اور دوسرے ممالک سے ان کی اشیاء لایا کرتے تھے[9]۔

ماضی قریب کے مشہور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

چین و عرب کی تجارت عرب سے ہو کر یورپ تک جاتی تھی، قریش کا عرب کی تجارت پر حاوی رہنا بہت ہی معروف ہے، مصر و شام، عراق و ایران، یمن و عمان، حبش و سندھ وغیرہ سے انھوں نے جو تجارتی معاہدے کر رکھے تھے، اس کو قرآن پاک میں سورۃ القریش میں یوں تعبیر کیا گیا ہے۔﴿رحلةَ الشتاء والصيف﴾[10] میں گرمی و سردی میں سفر تجارت جاری و ساری رہتا تھا وہ سب جانتے ہیں[11]۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

((عليكم بالتجارة فان فيها تسعة أعشار الرزق)) [12]۔

(تجارت کریں، اس میں رزق کے دس/10 میں سے نو/9 حصے موجود ہیں)

اقسام تجارت

اسلام کے معاشی نظام تجارت کے دو/2 بڑی اقسام حصے ہیں۔

نمبر 1۔ حلال مال مثلاً اشیاء خوردونوش، مویشیوں کی خرید و فروخت، گاڑیوں کی خرید وفروخت زمین و مکان وغیرہ وغیرہ۔

نمبر 2۔ حرام مال مثلاً مردار کے گوشت کی تجارت، سور کی تجارت، چوری شدہ اشیاء شراب کی تجارت وغیرہ وغیرہ شامل ہے۔

آداب

مولوی فیروز الدین لکھتے ہیں

آداب ادب کی جمع ہے، اس کا مطلب تہذیب و اخلاق ہے [13]۔

---

9. ڈاکٹر محمد حمید اللہ، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی، (لاہور: نگارشات پبلشرز 24 مزنگ روڈ، س ن)، 54۔
10. القرآن 106:2۔
11 ۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی، 37۔
12 ۔ امام ابو حامدمحمد بن محمدالغزالیؒ، احیاء علوم الدين (بيروت: دار ابن حزم ، ۲۰۰۵)، 504۔
13 ۔ فیروز الدین مولوی، فیروز اللغات (راولپنڈی، لاہور، کراچی: فیروز سنز 2012ء)، 13۔

علامہ بدر الدین عینیؒ لکھتے ہیں۔

((الْأَدَب:الْأَخْذبمكارم الْأَخْلَاق، وَقيل: هُوَتَعْظِيم من فَوْقك والرفق بِمن دُونك))[14]۔

(آداب عمدہ اخلاق سے پیش آنے کو آدب کہتے ہیں، اور بعض علماء نے کہا ہے یہ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت کرنے کانام آداب ہے)

آداب کے اصطلاحی معنی عمدہ اخلاق، نرم وشائستہ کلام کے ہیں، اور یہ تجارتی لین دین کے لیے ایک بنیادی عنصر ہے، اس کی تعلیم جناب رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ میں قولاً اور عملاً دونوں طرح نظر آتی ہے۔ چونکہ آپ ﷺ اپنے معاشرہ کی تشکیل وحی الہی کی روشنی میں کر رہے تھے، اور یہ معاشرہ کے افراد کی عمومی ضرورت تھی اور ہے، کہ وہ بااخلاق وباوقار اور عمدہ لب ولہجہ میں کلام کریں۔

امام بخاریؒ نے صحیح البخاری میں "كتاب الآداب" میں ایک باب "المدَاراةِ مَعَ النَّاسِ" بیان کیا ہے، لوگوں کے ساتھ مدارت کامعاملہ کریں۔

مدارت کامعنی ومفہوم

علامہ بدر الدین عینیؒ لکھتے ہیں۔

((المداراة وَ هِي لين الْكَلِمَة وَترك الإغلاظ لَهُم فِي القَوْل ، وَ هِي من أَخْلَاق الْمُؤمنِينَ))[15]۔

(مدارت گفتگو میں سختی کو چھوڑ کر نرم لہجے میں بات کرنے کو کہتے ہیں اور یہی مومن مسلمان کے اخلاق ہے)

تجارتی آداب کی تعریف

تجارت میں تاجران عادات واطوار کے مطابق خرید وفروخت کرے جو سیرت طیبہ میں مذکور ہیں۔

جناب رسول اللہ ﷺ "تجارتی آداب" کو باقاعدہ اپنی ریاست مدینہ طیبہ کی منڈیوں میں جاری کیا ہے ،اور ان "تجارتی آداب" سے تمام کے تمام افراد معاشرہ اندرونی اور بیرونی طور پر مستفید ہوئے جس سے ان کو اطمئنان حاصل ہوا کہ فراڈ، دھوکہ، ملاوٹ، استحصال اور جھوٹ جیسی قبیح صفات کا اب دروازہ بند ہوچکا ہے، لہذا ہر کوئی مارکیٹ میں ان اداب تجارت کی پاس داری کرتا تھا، اور یہی اسلام کا حسن تھا، کہ بغیر جرمانہ اور سزا کے ہر ان

---

14. بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد العينى ، عمدة القاري شرح صحيح البخاري (بيروت: دار إحياء التراث العربي، ودار الفكر،س ن) 80:22۔

15. حوالہ سابقہ 170:22۔

آداب تجارت پر عمل پیرا رہے، یہ اخلاقیات تجارت فرد وجماعت دونوں کے لیے ہیں، دین اسلام نے معیشت و اخلاقیات کو قرآن وحدیث ہر دو میں جمع کر کے بیان کیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ مذہب کا تعلق اخلاق واطوار سے نہیں ہے، نہیں نہیں بلکہ ہر دونوں کا آپس میں گہرا ربط ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

﴿رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ﴾[16]

(وہ مرد جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالی کی یاد سے غافل نہیں کرتی ہے اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں، اس دن سے ڈرتے، جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

((عن ابن مسعود رضي الله عنه: أنه رأى قومًا من أهل السوق سمعوا الأذان فتركوا بياعاتهم))[17]۔

(حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں، انہوں نے بازار میں ایسے ہی لوگوں کو دیکھا ہے، جو اذان کی آواز سنتے ہی کاروبار کو چھوڑ دیتے ہیں)

اس سے ظاہر ہوتا ہے، کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے اخذ ہونے والے آداب واخلاق پر سب کے سب صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عملی طور منڈیوں، مارکیٹوں، اور دوکانوں میں عمل کرتے تھے، یہی ان کی عملی امثلہ دیگر تجار وخریدار کو متاثر کرتی تھیں۔ اس معاشرہ میں امن وسکون تھا، اور چوری چکاری، ملاوٹ خورد برد، دھوکہ، فراڈ سے پاکیزہ ہو کر مثالی بن رہا تھا۔

تجارتی آداب کا تجزیاتی مطالعہ

اسلام نے تجارت کے بابرکت پیشہ کو پاکیزہ، صاف وستھرا رکھنے کے لیے چند آداب واخلاق مقرر کیے ہیں، اوران پر عمل کرنے کی تلقین تجار کو کی گئی ہے، تاکہ مالی مفادات کے ساتھ ساتھ آخرت میں ثواب بھی حاصل ہو۔

---

16. القرآن 24:37۔

17۔ نجم الدين عمر بن محمد بن أحمد النسفي الحنفي ، التيسير في التفسير(أسطنبول تركيا: دار اللباب للدراسات وتحقيق التراث، 2019م)، 11:148۔

ان آداب واخلاق کی دو/2انواع ہیں۔

(1) ایجابی آداب واخلاق

(2) سلبی آداب واخلاق۔

ہر دونوں کو تفصیل وترتیب سے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) تجارت کے ایجابی آداب واخلاق

1) تجارتی امور کا علم

تاجر حضرات کو اسلام تجارت میں محو ہونے سے پہلے اداب واخلاق تجارت کو صحیح ازبر کرنے کی دعوت دیتا ہے، تاکہ منڈی مارکیٹ وغیرہ میں مکمل کامیاب ہو سکے، قواعد تجارت اور اداب تجارت میں فرق پتا ہونا چاہیے اس سے عاقدین کے درمیان معاملات آسانی سے طے ہو جاتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جناب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

((طلب العلم فريضة على كل مسلم))[18]

(علم (دین) کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورے خلافت میں تاجر حضرات میں یہ اعلان کرادیا تھا

((قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا إِلَّا مَنْ قَدْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ))[19]

(ہمارے بازار میں خرید و فروخت نہ کرے مگر وہ شخص جس نے دین میں خوب سمجھ بوجھ حاصل کر لی ہو)

یہاں دین کی سمجھ سے ان کی مراد معاملات تجارت یعنی بیع و شراء (یعنی خرید و فروخت) کے مسائل سے آگاہ ہونا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے میں صرف ایسے شخص کے لئے تجارت کرنا درست اور جائز ہے، جو معاملات تجارت اور بیع و شراء کے مسائل سے پوری طرح واقف ہو، کیونکہ جو شخص اس سے واقف نہیں ہو گا ،وہ کاروبار میں اختلاط کا شکار ہو گا، جو معاشرے میں معاشی بگاڑ کا سبب بنے گا۔

---

18. امام عبد الرحمن ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ " باب فضل العلماء والحث على طلب العلم" (کراچی: قدیمی کتب خانہ آرام باغ، س ن) 20:1، رقم الحديث 224۔

19. امام ابو عیسی محمد بن موسی الترمذی، جامع الترمذی "باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم" (انڈیا: کتب خانہ رشیدیہ دھلی) ،64:1، رقم الحديث 487۔

اس لئے ہر مسلمان تاجر تجارتی تعلیم حاصلکر کے منڈی، بازار، مارکیٹ میں آئے گویا کہ اکنامکس کا علم دور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے لازم وضروری قرار دیا گیا تھا، آج اس کی اہمیت کو آپ بازار میں ملاحظہ کر سکتے ہیں، کہ جو تاجر تعلیم یافتہ ہوتا ہے، وہ بازار میں زیادہ سروائول کر سکتا ہے، ای کامرس کا علم رکھنے والا اپنے آفس میں بیٹھ کر تمام امور کا حل پیش کر سکتا ہے، اس معاشرے میں ان آداب پر سختی سے عمل کیا گیا تھا، تاکہ دور جاہلت کی مختلف ناجائز بیوع سے بائع ومشتری دور رہیں، اور جائز تجارت سے فائدہ اٹھاہیں، اور عصر حاضر میں اس کی افادیت اور زیادہ ہے، کیونکہ آج جدید ذرائع نے پوری دنیا کو گلوبل ولیج بنا دیا ہے۔

۲) تجارت میں قصد وارادہ کا صاف ہونا

اسلام کے آفاقی نظام زندگی میں نیت وارادہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، نیت ایک قلبی ارادہ سے کسی کام کو شروع کرنا ہے، خواہ اس کا تعلق معاملات سے ہو(اقتصاد ومعیشت) یا عبادات سے ہو بھروسہ فقط اللہ تعالی کی ذات، رزاق مطلق پر ہو باقی رہا کسب وتجارت تو یہ صرف ایک ظاہری وسیلہ کے درجہ کی چیز ہے۔ امام بخاریؒ، امام خطیب تبریزیؒ نے اپنی احادیث کی کتب کا آغاز اسی حدیث شریف سے کیا ہے، جس میں خلوص قلبی کا ذکر ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: "إنما الأعمالُ بالنيّة، وإنما لامرىءٍ ما نَوَى))[20]۔

(جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، انسان کے لیے وہ ہی ہے جو اس کی نیت وقصد ہے)

حدیث شریف سے بالکل واضح ہے، کہ عمل کا مدار نیت پر ہے، نیت میں اخلاص کامیابی کی ضمانت ہے۔ تجارت بھی دیگر اعمال کی طرح ایک عمل ہے، لہذا اس کا دارومدار بھی عمل پر ہے۔ جتنی نیت خالص ہو گی اتنی ہی ترقی ہو گی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

((عبد الله ابن مسعود رضى الله عن طَلَبُ كَسَبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَة بَعْدَ الْفَرِيْضة))[21]۔

---

20. أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني، سنن أبي داود"الأفراد عن عمر"،(دار الرسالة العالمية،2000م) ، 526:3 رقم الحديث 2201.

21. امام بیھقیؒ،جامع شعب الایمان" باب في حقوق الأولاد والأهلين" (بيروت لبنان: دار الكتب العلمية، 2000م) 430:6 ، رقم الحديث 8739۔

(حلال روزی کمانا فرض کے بعد ایک فرض ہے)

3) تجارت (خرید و فروخت) باہمی رضامندی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((انما البیع عن تراض)) [22]۔

(تجارت (خرید و فروخت) باہمی رضامندی سے ہو)

4) مشتری کی درست راہنمائی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

((اَلْمُسْتَشَارُ مُؤتَمَنٌ))[23]۔

(جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے)

5) میزان میں وسعت (ترازو کی ڈنڈی تول میں جھکانا) رکھنا

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور مخرفہ عبدی نے (بحرین کے ایک شہر ہَجَر) سے کچھ کپڑے خریدے اور اسے (بیچنے کی خاطر) مکہ لے کر آئے، تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پیدل تشریف لائے، اور ہم سے ایک پائجامہ کا سودا کیا جو ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ فروخت کر دیا، اور وہاں ایک شخص تھا جو اجرت لے کر مال وزن کیا کرتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا۔

((زِن وأَرجح))[24]

(وزن کرو اور جھکتی ڈنڈی تولو)

6) تجارت (خرید و فروخت) میں نرمی کا رویہ اختیار کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسے تاجر کے لئے جو خرید و فروخت میں نرمی کا رویہ اختیار کرتا ہے، دعا فرمائی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

---

22. امام عبد الرحمن ابن ماجہ،سنن ابن ماجہ" باب بیع الخیار"،(آرام باغ کراچی: قدیمی کتب خانہ، س ن)،158:1 ، رقم الحدیث ،2185۔

23. حوالہ سابقہ " باب المستشار مؤتمن " 1233:2،رقم الحدیث 3745۔

24. امام ابو داؤد،سنن ابی داؤد " باب في الرجحان في الوزن والوزن بالأجر" ،(افغانستان: نعمانی کتب خانہ شارع کتاب فروشی کابل، س ن)،118:2 ، رقم الحدیث 3336۔

((رحم الله رجلا سمحا إذا باع وإذا اشترى وإذا اقتضى))[25]۔

(اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے)

کہ ایک مسلمان تاجر کو خرید و فروخت میں نرمی ہی کا رویہ اختیار کرنا چاہیے، اور حقیقتاً یہ ایک ایسی پالیسی ہے، جس کے ذریعہ ایک تاجر بہت کم وقت میں گاہکوں میں اپنی ساکھ قائم کر سکتا ہے، اور اس کی تجارت میں ترقی ہو سکتی ہے، اس طرح تجارت میں اس سنت کو اپنانے سے دنیوی اور اخروی دونوں فوائد ہیں، لیکن افسوس کا پہلو یہ ہے، کہ مسلمان تاجر عام طور سے اس صفت سے عاری نظر آتے ہیں، جبکہ دوسری قوموں کے تجار نے اس پالیسی کو سختی سے اپنالیا ہے، جس کے دنیوی ثمرات سے وہ مستفیض ہو رہے ہیں۔

7)فروخت کی ہوئی چیز واپس لینا

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

((قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أقال مسلما بيعته أقاله الله عثرته))[26]

(آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص (فروخت کرنے والا) کسی مسلمان (خریدار) کا اقالہ واپس کرے گا، "خریدی ہوئی چیز واپس لے گا" تو قیامت کے دن اللہ تعالی اس کی لغزش معاف فرمائے گا)

مشتری کو تجارت میں کبھی کبھی ایسی صورت بھی پیش آتی ہے کہ بیع کا معاملہ ہونے کے بعد خریدار سامان یا قیمت سے مطمئن نہیں ہونے کی وجہ سے یا کسی اور مصلحت کی وجہ سے پشیمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور خریدی ہوئی چیز کو واپس کرنا چاہتا ہے، یا کبھی فروخت کرنے والا افسوس کرنے لگتا ہے، کہ میں نے اتنے کم قیمت پر یہ سامان کیوں فروخت کر دیا۔

نمبر2)تجارت کے سلبی آداب واخلاق

1)حرام مال کی تجارت (خرید و فروخت) کی ممانعت

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

---

25. ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ ،صحیح البخاری" باب السهولة والسماحة في الشراء والبيع ومن طلب حقا فليطلبه في عفاف" (الرياض: بيت الافكار الدوليه، 1998ء)، 57:3 ،رقم الحديث 2076۔

26. امام عبد الرحمن ابن ماجہ،سنن ابن ماجه" باب الإقالة "(کراچی: قدیمی کتب خانہ آرام باغ)، 159:1، رقم الحدیث2199۔

((ان الله اذاحرم على قوم أكل شيئ حرم عليهم ثمنه))[27] ۔

(یقینااللہ تعالیٰ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کے کھانے کو حرام کیاہے،توان پر اس کی قیمت لینے کو بھی حرام کر دیاہے)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

میں نے جناب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا ہے۔

((سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُتَشَابِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَأَ لِعِرْضِهِ وَدِينِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ، وَقَعَ فِي الْحَرَامِ))[28]۔

(حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایاحلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے،اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں، جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے ہیں،توجو شخص ان مشتبہ امور سے دور رہا،اس نے اپنے عزت ودین کو محفوظ کر لیاہے،اور جو ان مشتبہ امور میں واقع ہوا ،تووہ حرام امور میں واقع ہو گا)

2) تجارت (خرید وفروخت) میں ظلم وزیادتی نہ کرنا

ظلم وستم کرنا اسلام میں کہیں بھی جائز نہیں ، قرآن پاک میں اس کی شدید مذمت موجود ہے ،اس وجہ سے تجارت جیسے پاکیزہ عمل میں بھی ظلم وستم جائز نہیں ہو گا اس کی مذمت قرآن مجید میں یوں مذکور ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾[29]۔

(اور اس عذاب سے ڈرتے رہو جو صرف ان ہی لوگوں کو پہنچے گا، جو ظلم ہیں اور جان لو! بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے)

---

27. امام ابو داؤدؒ،سنن ابی داؤد" باب في ثمن الخمر والميتة "(افغانستان :نعمانی کتب خانہ شارع کتاب فروشی)،137:2،رقم الحدیث3488۔

28. أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي،مسند الدارمي المعروف بـ(سنن الدارمي)، "باب: في الحلال بين والحرام بين" (المملكة العربية السعودية: دار المغني للنشر والتوزيع، 2000م) 1647:3 رقم الحديث 2583.

29. القرآن 25:8 ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تجارت میں ظلم وزیادتی نہ کرنا

((ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مطل الغني ظلم))[30]

(مالدار کا اداء میں تاخیر کرنا ظلم ہے)

3) غیر مملوک اشیاء کی تجارت (خرید وفروخت) سے اجتناب کرنا

جو اشیاء آپ کے قبضہ میں نہ ہو، اس کی بیع سے پرہیز کرے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان اشیاء کی خرید وفروخت سے روک دیا ہے۔

((نهاني رسول الله ان أبيع ماليس عندي))[31]

(جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ اس چیز کے فروخت کرنے سے منع کیا ہے، جو چیز میرے پاس نہ ہو)

4) دھوکہ، فراڈ کی ممانعت

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا

((الْمُسْلِمُ أَخُوالْمُسْلِمِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسلِمٍ بَاعَ مِنْ أَخِيْهِ بَيْعا فِيْهِ عَيْب إِلَّا بَيَّنَهُ لهُ))[32]

(مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی ایسی چیز فروخت کرے جس میں کوئی عیب ہو، مگر یہ کہ اس کے سامنے اس کا (عیب) ظاہر کردے)

5) دروغ گوئی (جھوٹ بولنے) کی ممانعت

کیونکہ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کا اعلان قرآن کریم میں موجود ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

﴿لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾[33]

---

30 امام مسلم ، صحيح مسلم ، " باب تحريم مطل الغني" (كراچی: ادارة المعارف كراچی نمبر 14، 2014ء)، 128:2،رقم الحدیث 3978۔

31 . امام ابو عیسی بن موسی الترمذی، جامع الترمذی" باب ما جاء في كراهية بيع ما ليس عندك" ، (دهلی انڈیا : كتب خانه رشيديه) ،148:1، رقم الحديث، 1233۔

32. محمد بن يزيد القزوينی، سنن ابن ماجه" باب من باع عيبا فليبينه"(آرام باغ كراچی : قديمی كتب خانه، س ن)، رقم الحديث ، 2246 ۔

33 . القرآن 61:3۔

(جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت ہو)

رسول اکرم ﷺ سے بھی دروغ گوئی کی مذمت میں بہت سے اقوال منقول ہیں۔ تجارت میں جھوٹ سے بھی پرہیز لازمی ہے۔ دور حاضر کی تجارت میں لوگ اس کو جائز سمجھتے ہیں۔

6)حلف اٹھانے (قسم کھانے) سے اجتناب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

((الحلف منفقة للسلعة ممحقة للربح))[34]

(قسمیں کھانے سے مال تو نکل جاتا ہے، برکت ختم ہو جاتی ہے)

7)میزان (ماپ تول) میں کمی بیشی سے اجتناب

حضرت مقدام بن معدیکربؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((كيلوا طعامكم يبارك لكم)) [35]

(اپنے اناج کو ماپ لیا کرو، اس میں تم کو برکت ہو گی)

8)احتکار (ذخیرہ اندوزی سے پرہیز کرنا) کی ممانعت

حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ))[36]

(جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے)

امام مسلمؒ نے اس کے اوپر باب بنایا ہے۔ بَابُ تَحْرِيمِ الِاحْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ، کہ اشیاء میں احتکار حرام ہے، اس کے تحت حدیث شریف نقل کی ہے کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا حرام خور و گنہگار ہے۔

فقہائے اسلام نے کتب فقہ میں احتکار کی اصطلاح استعمال کی ہے، زبان نبوت ﷺ سے ایسے انسان کو ملعون قرار دیا گیا ہے، جو ذخیرہ اندوزی کرنے والا ہوتا، ایسے تجار کی اسلام میں شدید مذمت مذکور ہے، جو ضروری

---

34. امام مسلم ، صحیح مسلم ، باب النهي عن الحلف في البيع (کراچی: ادارة المعارف کراچی نمبر 14، 2014ء) 197:2، رقم الحدیث 4101۔

35. ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ ،صحیح البخاری ، باب ما یستحب من الکیل (الریاض: بیت الافکار الدولیه، 1998ء)،401:1 ،رقم الحدیث2128 ۔

36. امام مسلم ، صحیح مسلم، باب تحریم الاحتکار فی الأقوات (کراچی : ادارة المعارف کراچی نمبر 14، 2014ء) 196:2 رقم الحدیث 4098۔

اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کر کے بازار میں مصنوعی قلت پیدا کر دے، جس سے مہنگائی بڑھ جائے، اور چیزوں کے نرخ میں اضافہ ہو جائے۔ پھر گراں بازاری کے اس موقعہ سے ذخیرہ اندوز و تجار خوب فائدہ اٹھائیں، مزید یہ ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے، کہ موجودہ زمانہ میں رائج سوئی گیس، مٹی کا تیل، ڈیزل، پٹرول، دوائیاں، انجکشن، اور دیگر اشیاء کی ذخیرہ اندوزی بھی قابل مذمت عمل ہے، اور اس سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے، ہاں ایک کسان کو یہ اختیار ہے، کہ اپنی زمین سے پیدا شدہ غلہ کی ذخیرہ اندوزی کرے، اور حسب ضرورت فروخت کرے، اس پر جلدی فروخت کر دینا لازمی نہیں لیکن اگر بازار میں اناج کی قلت ہو، اور عوام کو پریشانی کا سامنا ہو تو اس کے لئے بھی اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ فروخت کرنے میں تاخیر نہ کرے تاکہ عوام کو کوئی مشکل نہ ہو۔

9) تجارت میں داخل اندازی (دوسرے شخص کے سودے پر سودا) کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ))[37]

(تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے)

10) تجارتی (سامان) میں ملاوٹ کی ممانعت

اسلام ملاوٹ کی سخت تردید کرتا ہے، خواہ یہ ملاوٹ اشیاء خورد و نوش میں ہو، یا زر، ثمن رقم میں مثلاً جعلی کرنسی و نوٹ میں ہو، اس کا اسلام میں کوئی وجود ہی نہیں ہے، آپ ﷺ نے اس کے بارے میں احادیث طیبہ میں تردید کی ہے۔

حضرت ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سید عالم ﷺ کا گزر ایک منڈی و بازار سے ہوا، جس میں ایک شخص کچھ سامان فروخت کر رہا تھا، تو آپ ﷺ نے اس شخص کے ذخیرہ طعام کو چیک کیا۔

((عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِجَنَبَاتِ رَجُلٍ عِنْدَهُ طَعَامٌ فِي وِعَاءٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ غَشَشْتَ، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا))[38]

---

37 . ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بخاریؒ ،صحیح البخاری، باب النهي عن تلقي الركبان (الرياض: بيت الافكار الدوليه، 1998ء)، 405:1 ، رقم الحديث 2165۔

38 . محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه ، سنن ابن ماجه" باب النهي عن الغش"(آرام باغ كراچی: قديمی كتب خانه، س ن)، 160:1، رقم الحديث ،2225 ۔

(حضرت ابو حمراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بازار میں ایک شخص کے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا، اس کے پاس برتن میں کھانا کی کوئی چیز موجود تھی، اس کے برتن میں ہاتھ ڈالا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، آپ نے اس میں ملاوٹ کی ہوئی ہے۔ جو ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے)

اس حدیث شریف کے جملہ ((مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)) پر محدثین میں سے علامہ شہاب الدینؒ نے لکھا ہے۔

((فعُلِم أنه يدخل في التناجش المنهي عنه هنا جميع أنواع المعاملات بالغش ونحوه))[39]۔

(اس سے پتہ ثابت ہوتا ہے، کہ یہاں پر تناجش منھی عنہ معاملات کی تمام اقسام وغیرہ کو شامل ہو گا)

محدثینؒ نے حدیث شریف کے اندر موجود اخلاق وآداب تجارت کو نہایت اہتمام سے ذکر کیا ہے، اور کوشش کی ہے ، کہ ہر نکتہ کو قرآن وسنت سے مزین کر کے تفصیل سے بیان کیا جائے، اس کا حق شارحین نے ادا کیا ہے، اللہ تعالی ان کی کاوش کو قبول فرمائے، اور تاجر حضرات کو ان پر عمل کرنے کی توفیق دے تاکہ مسلم تاجر منڈی، مارکیٹ، بازار میں اچھا اثر چھوڑ کر جائیں۔

خلاصہ بحث

اس مختصر تحقیق مضمون میں "تجارتی آداب" سے بعض کو ذکر کیا گیا ہے، اس کے علاوہ سیرت رسول ﷺ کے آئینہ میں چند امور کو مدّ نظر رکھنا، مثلا صبح سویرے تجارتی امور کے لیے نکلنا، جعلی کرنسی کے استعمال سے دور رہنا، کسی کے سودا پر سودا نہ کرنا، مناسب قیمت وصول کرنا، وغیرہ وغیرہ بہر حال آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں تجارت کے شعبہ میں جتنے بھی لوازمات ہیں ان کے لیے رہنمائی میسر ہے، اچھے امور کو آپ ﷺ نے بطور آداب کے تجارت، لین دین، اور خرید وفروخت میں ذکر فرمایا ہے، ان پر عمل کرنا، ان کا اطلاق کرنا، اور ہر فرد کو ان کا پابند کرنا، شریعت کا تقاضا ہے اور معاشرہ میں موجود افراد کے لیے کامیابی کی ضمانت ہے، آپ ﷺ کے اقوال وافعال ، سیرت طیبہ میں عظیم فوز وفلاح پائی جاتی ہے، جو کسی بھی دوسرے انسان کی گفتگو میں موجود نہیں بلکہ ایک حدیث شریف میں تو آپ ﷺ نے فرمایا ہے.

((دع مايريبك إلى مالايريبك))[40]

---

39. أحمد بن محمد بن علي بن حجر شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس، الفتح المبين بشرح الأربعين(جدة المملكة العربية السعودية:دار المنهاج، 2000م) ، 553۔

(جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے)

یہ حدیث رسول ﷺ زندگی کے تمام شعبہ جات کے لیے ایک بنیادی اصول و ضابطہ ہے، ان اداب و اخلاق پر عمل کر کے ہم ہر میدان میں ترقی و خوشحالی لاسکتے ہیں، لیکن اس پر عمل وہ ہی کرے گا، جس کے دل میں دین اسلام کے اصول و قواعد پر مکمل بھروسہ ہو گا، اللہ تعالی کی ذات اور جناب رسول اللہ ﷺ کے لاے ہوئے دین اسلام کی فوقیت پر مکمل یقین ہو گا، وہ انسان ان کو اپنے تجارتی معاملات میں لاگو کرے گا، کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ یہ محسن انسانیت ﷺ نے تجارت کے جو اہم اسلامی اخلاق و آداب عطا فرمائے ہیں، اور ان کی رعایت کرتے ہوئے جو تجارت کی جائے گی، تو بلاشبہ وہ تجارت دنیوی واخروی اعتبار سے بڑی نفع بخش ثابت ہو گی، مسلمان تاجر حضرات کو ان تمام امور کا خیال کرنا چاہیے جن کو آپ ﷺ نے ذکر کیا ہے، اور قرآن پاک اور سنت نبوی ﷺ سے ان کی اہمیت ہے ۔ آج کے زمانہ میں اسلامی ریاستوں کو قرآن سنت اور سیرت طیبہ ﷺ سے اخذ شدہ تمام اصولوں کو لاگو کرنا چاہیے، اور تجار حضرات کو منڈیوں، مارکیٹوں، بازاروں میں ان کا خیال کرنا چاہیے تب ان کے اثرات و فواعد عوام پر ظاہر ہونگے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے تمام معاملات میں اپنے احکام اور اپنے حبیب ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین.

سفارشات

1. آداب تجارت پر تمام تاجر حضرات کو عمل کرنا ضروری قرار دیا جائے۔
2. آداب تجارت کو بنیادی نصاب میں شامل کیا جائے۔
3. آداب تجارت کی آئینی حیثیت ہونی چاہئے تا کہ ہر دو فریقین (بائع و مشتری) کے حقوق محفوظ ہوں۔
4. آداب تجارت کو چھوڑنے پر تاجر اور کسٹمر کو جرمانہ یا سزا ہونی چاہئے۔
5. آداب تجارت پر حکومتی سطح پر مثبت مہم کا آغاز ہو، تا کہ معاشرہ کے افراد لین دین اور کاروبار تجارت آزاد طریقے سے کر سکیں۔

---

40 امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائى ، الحث على ترك الشبهات، (كابل افغانستان: نعمانى كتب خانه شارع كتاب فروشى) ،333:2،رقم الحديث 5711۔

مصادر و مراجع

1. القرآن الحکیم
2. أبو العباس، أحمد بن محمد بن علي بن حجر شهاب الدين شيخ الإسلام، ، الفتح المبين بشرح الأربعين۔ جدة المملكة العربية السعودية:دار المنهاج، 2000م۔
3. امام مسلم، ابو الحسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری ،صحیح مسلم ادارة المعارف کراچی نمبر 14، 2014ء ۔
4. بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیلؒ ،صحیح البخاری ۔الریاض: بیت الافکار الدولیه ،1998ء ۔
5. بریلوی، الشاہ احمد رضاخان، تجارت کا جائز طریقہ، رضا اکیڈمی کامیکا سٹریٹ بمبئی انڈیا۔
6. بیہقیؒ،جامع شعب الایمان" باب في حقوق الأولاد والأهلين" ۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمية، 2000م۔
7. الترمذی، امام ابو عیسی محمد بن موسی ، جامع الترمذی "باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم" انڈیا: کتب خانه رشیدیه دهلی س ن۔
8. جمعه ، موسوعه الدکتور علی ،معنی السيرة النبوية وإهميتها ، www.draligomaa.com
9. حمید اللہ، ڈاکٹر محمد، رسولِ اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی۔لاہور: نگارشات پبلشرز 24مزنگ، س ن۔
10. خان، ڈاکٹر مفتی محمد کریم، تجارت کے شرعی اصول روزنامہ دنیا25نومبر2022ء۔
11. الدارمي، أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن ،مسند الدارمي المعروف بـ (سنن الدارمي)، "باب: في الحلال بين والحرام بين"۔ المملكة العربية السعودية :دار المغني للنشر والتوزيع، 2000م۔
12. السجستاني، أبو داود سليمان بن الأشعث ، سنن أبي داود " باب في الرجحان في الوزن والوزن بالأجر" ۔ کابل افغانستان: نعمانی کتب خانه شارع کتاب فروشی ، س ن
13. السجستاني، أبو داود سليمان بن الأشعث ، سنن أبي داود"الأفراد عن عمر"۔دار الرسالة العالمية،2000م۔
14. ظفر، ڈاکٹر واسع، تجارت کے چند اہم اسلامی اصول۔ماہنامہ لازوال 15اپریل2019ء۔

15. العينى، بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد ، عمدة القاري شرح صحيح البخاري ـدار إحياء التراث العربي، ودار الفكر بيروت، س ن

16. غزالیؒ، امام ابو حامدمحمد بن محمد، احياء علوم الدين۔ بيروت: دار ابن حزم ، 2005۔

17. قادری، حافظ محمد آصف عرفان ،کسب معاش اسلامی اصول وآداب ماہنامہ عرفان انوار 16دسمبر 2023ء۔

18. القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد ، الجامع لأحكام القرآن۔ القاهرة: د ار الكتب المصرية 1384ھ/1964م

19. القزوينى، محمد بن يزيد ابن ماجہؒ سنن ابن ماجه " باب فضل العلماء والحث على طلب العلم" ـكراچی: قديمى كتب خانه آرام باغ ، س ن۔

20. مصباحی،حافظ محمد ہاشم،رسول اللہ ﷺ کی تجارتی زندگی۔جمشید پور،www.urdunews.com ۔

21. مولوی،فیروز الدین،فیروز اللغات۔لاہور:فیروز سنز،2012ء۔

22. النسائی، امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب ، الحث على ترك الشبهات۔ كابل افغانستان: نعمانى كتب خانه شارع كتاب فروشى، س ن۔

23. النسفي، نجم الدين عمر بن محمد بن أحمد الحنفي ، التيسير في التفسير ـدار اللباب للدراسات وتحقيق التراث، أسطنبول تركيا،2019م۔